www.wilayattimes.com

ہفت روزہ

WILAYAT TIMES

ولایت ٹائمز سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:2☆شمارہ نمبر:29☆تاریخ:21 مارچ تا27 مارچ 2016ء بطابق 11 جمادی الاولیٰ تا17 جمادی الاخرہ 1437ھ☆صفحات:8☆قیمت:5روپے

جشن نوروز

کل یوم لا یعصی اللہ فھو عید: امام علی علیہ السلام

آج کا دور انتہائی ترقی پذیر دور ہے ذرائع ابلاغ و ترسیل کی فراوانی ہے اخبارات اور کتابوں کی بھی فروانی ہیں مطالعہ کیلئے کسی بھی قسم کی کوئی کمی نہیں ہے لہٰذا کسی بھی صورت میں مطالعہ کو ترک نہیں کرنا چاہیے۔کوئی مذہبی ،سماجی ،سیاسی نیز اقتصادی بات کو سُننے کے بعد اس پر مزید تحقیق کرنا چاہئے۔معاشرے کی تعمیر و ترقی اور معاشرے کا سدھار علم وادب میں ہی ہے۔چونکہ میری لاعلمی اور بہت ہی قلیل مطالعہ کی وجہ سے میرے تحریر میں بہت سی خامیاں ہوں گے۔کیونکہ لاعلمی کی وجہ سے دُنیا بھر کی تعلیمی ،تہذیبی ،سیاسی ،مذہبی اور اقتصادی احوال سے ناواقف ہوں۔لیکن اس کے باوجود جشن نوروز کے حوالے سے کچھ نکات قارئین کی خدمت میں تحریر کرنا چاہتا ہوں۔

نوروز فارسی کے دو مشترکہ الفاظ ہیں"نو" اور "روز"۔نو کے معنیٰ نیا اور روز کا معنیٰ دن ہے۔جشن نوروز کی ابتدا کب ہوئی اگرچہ اس بارے میں کوئی دقیق اور متفق نظر اچھی طرح دستیاب نہیں ہے تاہم کچھ مورخین رقمطراز ہیں کہ ھخامنشیوں کے دور سے جشن نوروز کی ابتدا ہوئی اس کی بنیاد نامور بادشاہ جمشید نے ڈالی سرکاری طور پر سلطنت کی بنیاد رکھی تو اس دن کو نیا دن قرار دیا۔لیکن کچھ مورخین لکھتے ہیں کہ جشن نوروز اشکانی دور میں منایا جاتا تھا کیونکہ ولاش اول کو بیشتر ایرانی رسوم کا بانی سمجھا جاتا ہے دونوں روایتوں میں زیادہ اور پختہ شواہد موجود نہیں ہے اور کچھ مورخین نے ساسانی دور حکومت میں جشنِ نوروز کی ابتدا کی سفارش کی ہے ان کے پاس واضح شواہد بھی موجود ہے۔اس بارے میں مزید تحقیق کی ضرورت ہے۔

بہر حال نوروز ایک قدیم پارسی تہوار ہے جو زمانہ قدیم سے منایا جارہا ہے اگرچہ اس کا آغاز آج سے ہزاروں برس قبل ہوا لیکن آج بھی ایران کے علاوہ پاکستان ،ہندوستان ،افغانستان اور دیگر کئی ممالک میں جشن نوروز نہایت جوش وخروش کے ساتھ منایا جاتا ہے۔چونکہ ۲۱ مارچ کے بعد موسم بہار کی آمد ہوتی ہے موسم بہار ایک قدرتی جوش ہے جو اپنے وقت پر ہر دل میں زوق وشوق پیدا کرتا ہے ۔اور ایرانی قوم اس دن نئے ھجری شمسی سال اور بہار کی آمد کی خوشی مناتے ہیں۔ان کا ماننا تھا کہ سورج زمین کے گرد اس دن اپنا چکر مکمل کرلیتا ہے اس طرح ھجری شمسی سال مکمل ہوتا جاتا ہے یہ قدیم ایرانیوں کا سوچ تھا چونکہ جدید سائنس اس بات کو رد کرتا ہے۔بہر حال ایرانی عوام کو یہ جشن ورثہ میں ملا اور انہوں نے ان رسومات کو جاری رکھا اور ثقافتی عقیدت و احترام کے ساتھ جشن نوروز مناتے رہے۔اور یہ تہوار بین الاقوامی شہرت اختیار کرگیا یہاں تک کہ ۲۰۱۰ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے نوروز کو عالمی تہوار قرار دیا۔نوروز چونکہ ثقافتی اور تمدنی تہذیب کی علامت ہیں۔سابق صدر ایران محمد احمدی نژاد کے بقول نوروز نہ صرف ثقافتی ترقی کی علامت ہے بلکہ یہ قوموں کے درمیان دوستانہ تعلقات کے فروغ امن اور ایک دوسرے کو عزت دینے میں بھی مددگار ثابت ہوگا۔

نوروز اگرچہ ایک قدیم پارسی تہوار ہے اور پارس میں قبل از اسلام بھی منایا جاتا تھا ،تاہم نوروز کچھ حد تک مذہبی انداز بھی

اختیار کرگیا۔اگرچہ اکثر فقہا نوروز کو مذہبی رنگت دینے پر مذمت کرتے ہیں لیکن اکثر عوام بھی یہ ماننے سے صاف انکار کرتے ہیں اور معلیٰ بن خنیس کی روایت کا سہارا لیتے ہیں۔اس روایت کے بارے میں رہبر معظم سید علی خامنہ ای نے ۱۳ مارچ ۱۹۹۵ء کو شہید انقلاب اسلامی ادارے کے عہدیداروں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"کہ معلیٰ بن خنیس امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اتفاق سے وہ دن نوروز تھا ،حضرت نے ان سے پوچھا کیا تم نوروز سے آگاہ ہو۔بعض افراد خیال کرتے ہیں کہ اس روایت میں حضرت نے تاریخ بیان فرمائی ہے کہ حضرت نوحؑ کا واقعہ پیش آیا ،مولائے کائنات کی خلافت کا واقعہ پیش آیا وغیرہ۔لیکن اس روایت سے میں (رہبر معظم) کسی اور نتیجے پر پہونچتا ہوں میرا (رہبر معظم) خیال ہے کہ حضرت نے نوروز کی تاریخ نہیں اس دن کی ماہیت بیان فرمائی ہے اور سمجھایا ہے کہ نیا دن نوروز کسے کہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے ذریعے تمام دن مساوی ہیں اب ان دنوں میں کونسا دن نوروز بنے؟ ظاہر ہے اس کے لئے کچھ الگ خصوصیات کا ہونا ضروری ہے ،یا تو یہ خصوصیات ہو کہ اس دن کوئی اہم کو واقعہ رونما ہوا ہو یا پھر یہ خصوصیت ہو کہ اس دن آپ کوئی اہم کام انجام دے سکتے ہوں۔حضرت مثال دیتے ہیں کہ جس دن حضرت آدمؑ اور حوا نے زمین پر قدم رکھے وہ نوروز تھا یہ بنی آدم اور نوع بشر کے لئے ایک نیا دن تھا۔جس دن حضرت نوحؑ نے عظیم طوفان کے بعد اپنی کشتی کو ساحل نجات پر پہنچایا وہ نوروز تھا اور ایک نیا دن تھا اس دن سے نئی تاریخ شروع ہوئی۔اسی طرح جس دن پیغمبر اکرمؐ پر قرآن نازل ہوا وہ عالم بشریت کے لئے ایک نیا دن تھا۔یہ حقیقت ہے جس دن مولائے متقیان حضرت علیؑ کو مسلمانوں کا ولی بنایا گیا وہ نیا دن تھا یہ سب کے سب نوروز اور نئے دن ہیں۔اب خواہ یہ واقعات ھجری شمسی سال کے پہلے دن واقع ہو یا کسی اور دن۔ان واقعات کو رونما ہونے کا دن نوروز یعنی نیا دن ہے حضرت نے یہ نہیں کہا یہ سارے واقعات ھجری شمسی سال کے پہلے دن رونما ہوئے بلکہ یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ جس دن ایسا کوئی واقعہ رونما ہو وہ نوروز اور نیا دن ہے۔اب میں (رہبر معظم) عرض کرنا چاہوں گا کہ جس دن اسلامی انقلاب کامیاب ہوا وہ نوروز ہے۔جس دن امام خمینیؒ وطن واپس آئے وہ ہمارے لئے نوروز تھا"۔

اسی طرح امام خمینیؒ نوروز کے ایک پیغام میں فرماتے ہیں" این عید ہر چند یک اسلامی نیست ،ولی اسلام آن را نفی نکردہ است"(روزنامہ اطلاعات ۴۷۔۱۲۔۲۷)

آیت اللہ شہروردی بھی نوروز کے بارے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:۔"اسلامی عیدیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ ہیں عید نوروز کو اسلامی عید جانتے ہوئے منانا صحیح نہیں لیکن اس روز خوشی منانے میں کوئی حرج نہیں"(۱۵۹۵۰)

بہر حال عید وہ دن ہوتی ہے جس دن ہم خداوند متعال سے غافل نہ ہوں۔اہلبیتؑ کی سیرت سے غافل نہ ہو اگر ہم خدانخواستہ خداوند متعال اور اہلبیتؑ سے ایک غافل ہوں گے تو وہ دن روزِ عید نہیں غم کا روز ہے اگرچہ اس دن عید الفطر ،عید الغدیر یا عید الاضحیٰ ہی کیوں نہ ہو۔مولائے کائنات حضرت علی ابن ابی الطالبؑ فرماتے ہیں:۔

"کل یوم لا یعضی اللہ فیہ فھو عید" یعنی وہ دن جس دن اللہ کی معصیت نہ کی جائے عید کا دن ہے (نہج البلاغہ فیض الاسلام صفحہ ۱۲۸۶)

لہٰذا اگر ہم ۲۱ مارچ نوروز کو خداوند متعال کی بارگاہ میں نیک اعمال بجالائیں گے ،فقیروں ،غریبوں ،مسکینوں اور یتیموں کی مدد کریں گے ،معاشرہ میں پھیلی بُرائیوں کا خاتمہ کریں گے ،شجر کاری میں حصہ لیں گے ،اور ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ باطنی صفائی کریں گے تو یقیناً یہ ہمارے لئے عید کا دن ہوگا۔اس دن اپنے باطنی گھر (دل) کو بھی (ظاہری گھر کی صفائی ،کپڑوں ،سڑکوں اور گلی کوچوں کی صفائی کی طرح) ہر قسم کی نجاسات پلیدگی سے دور رکھے تاکہ یہ معرفت الٰہی کا سرچشمہ محبت اہلبیتؑ کا خزینہ اور اعمال صالحہ کی آماجگاہ بن جائے۔

اس کے برکس اگر ہم نے اس دن رسم ورواج کا خاتمہ نہ کیا ،معاشرے میں بُرائیوں کا سدباب کرنے کے لئے کوئی موثر قدم نہ اٹھایا۔اعمال صالحات انجام نہ دئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے غافل رہے تو یہ دن ہمارے لئے زحمت بن جائے گا۔نوروز گرچہ فقہاء کے مطابق اسلامی عیدوں میں شمار نہیں کی جاتی تاہم اس دن خوشی منانے کی نفی بھی نہیں کی گئی ہے ،لیکن یہ خوشی اسلامی اصولوں کے تحت ہونی چاہئے۔

تحریر: مجتبیٰ علی ابن شجاعی
گنڈحسی بٹ ،سرینگر کشمیر
ولایت ٹائمز ڈاٹ کام

"اگر ہم نے نوروز کے دن رسم ورواج کا خاتمہ نہ کیا ،معاشرے میں بُرائیوں کا سدباب کرنے کے لئے کوئی موثر قدم نہ اٹھایا۔اعمال صالحات انجام نہ دئے اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے غافل رہے تو یہ دن ہمارے لئے زحمت بن جائے گا۔نوروز گرچہ فقہاء کے مطابق اسلامی عیدوں میں شمار نہیں کی جاتی تاہم اس دن خوشی منانے کی نفی بھی نہیں کی گئی ہے ،لیکن یہ خوشی اسلامی اصولوں کے تحت ہونی چاہئے۔"

نوروز کے سلسلے میں کچھ لوگ افراطی اور کچھ تفریطی ہیں؟

استاد احمد اسدی کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وصیت کے تناظر میں مکالمہ

عالمی نیوز نور ڈاٹ کام کی خصوصی پیشکش

حوزہ علمیہ قم کے خبر رساں ادارے "حوزہ" نے ممتاز عالم دین حجت الاسلام والمسلمین میرزا احمد اسدی کے ساتھ ایک گفتگو میں نوروز کے بارے میں کچھ سوالات کئے اور موصوف نے دعائے تحویل سال کے کچھ اقتباسات کی تشریح کرتے ہوئے کہا: جیسا کہ آپ جانتے ہیں اس سال کا نوروز گذشتہ سال کی طرح گلستان نبوت کے نورستہ پھول کے ایام سوگواری کے ساتھ آیا ہے آپ اس تقارن کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

گفتگو کے آغاز میں ایام فاطمیہ کی آمد کے موقعے پر امام زمانہ (عج) ان کے نائب برحق حضرت آیت اللہ العظمی امام خامنہ ای اور ان کے سچے شیعوں کی خدمت میں تعزیت عرض کرتا ہوں۔

نوروز کے پہلے اور دوسرے ایام فاطمیہ کے ساتھ تقارن کو ہم نیک شگون قرار دیتے ہیں کہ روایات کی تعبیر کے مطابق، یہ تقارن اور ہم آہنگی خدا کی ایک رحمت خاصہ ہے «**إنّ للّٰه في أيام دهر كم نفحات ألا فتعرّضوا لها**؛ خداوند متعال کی طرف سے تمہارے زمانے میں کچھ رحمتوں کے مواقع ہیں کوشش کیجیے کہ اپنے آپ کو اس رحمت الہی میں شامل کیجیے(۱)

تھوڑے تھوڑے عرصے کے بعد خدا کی یہ نسیم رحمت ہم پر چلتی ہے۔ کبھی زمان و مکان کے حالات موقع فراہم کرتے ہیں کہ انسان حق کی جانب ایک قدم بڑھ جائے۔ یہ رحمت کی ہوائیں بہت غنیمت ہیں اور توفیقات کا سبب بنتی ہیں کہ انسان سیر الی اللہ کی جانب ایک قدم یا ایک منزل آگے بڑھ جائے اور اونچے مراتب تک پہونچے۔

یہ تقارن ممکن ہے اسی نوعیت کا ہو۔ یہی کہ ان ایام میں فاطمہ زہرا اس کا تذکرہ ہے یہ خود توفیق کا ایک باب ہے ہم جس قدر بھی اس باب کے نزدیک ہونگے اتنا ہی ہم باب معرفت کے نزدیک ہوں گے، اور جس قدر اس سے دور ہوں گے اتنا ہی ہم سعادت و معرفت سے محروم ہو جائیں گے۔

یہ جو کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے: «**أنا مدينةُ العلم و عليٌّ بابُها فمَن أرادَ العلم فليأتِ من الباب**» (۲) یہ صرف حضرت سے مخصوص نہیں ہے بلکہ فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا اور دوسرے آئمہ اطہار علیہم السلام بھی اسی طرح کے ہیں۔

آیا اس تقارن اور ایک ساتھ آنے کو ایک فرصت کہا جا سکتا ہے؟

ہاں سو فیصد مبادا کچھ لوگ ان ایام میں لہو و لعب اور غفلت میں بسر کریں جو ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگا۔

حافظ کا ایک شعر ہے کہ جو ان ایام میں ہم سب کے لیے زبان حال ہے اور ہمیں فاطمیہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے؛ حافظا از دست مدہ دولت این کشتی نوح۔ ورنہ طوفان حوادث ببرد بنیادت۔ حافظ اس کشتی نوح کی دولت کو ہاتھ سے مت جانے دو ورنہ حوادث کا طوفان تمہیں جڑ سے اکھاڑ دے گا۔

بہت ساری باتیں یا حدیثیں نوروز کی تائید یا اس کی رد کے سلسلے میں آئمہ معصومین علیہم السلام کی طرف سے پیش کی گئی ہیں۔ کیا اس سلسلے میں کوئی روایت پائی جاتی ہے؟

کسی بھی معصوم نے اس موضوع کو رد نہیں کیا ہے۔ اور مرحوم شیخ عباس قمی نے عید نوروز کے اعمال اور وظائف کے سلسلے میں ایک باب مخصوص کیا ہے جس میں آیا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے معلی بن خنیس کو کہ جو ان کے خاص اصحاب میں سے تھے اور باب فقہ میں ان سے متعدد روایات نقل ہوئی ہیں، تعلیم دی کہ جب نوروز کا دن آئے تو غسل کرو اپنے سب سے پاکیزہ کپڑے پہنو اپنے آپ کو بہترین خوشبو سے معطر کرو اور اس دن روزہ رکھو اور جب نماز ظہر و عصر اور اس کے نوافل سے فارغ ہو جاؤ تو اس ترتیب کے ساتھ چار رکعت نماز پڑھو کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ انا انزلناہ پڑھو اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ **قل يا أيّها الكافرون**، تیسری رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ **قل هو الله أحد** اور چوتھی رکعت میں حمد کے بعد دس مرتبہ **قل أعوذ بربّ الفلق** اور **قل أعوذ بربّ النّاس** پڑھے اور نماز کے بعد سجدہ شکر میں جائے اور یہ دعا پڑھے: «**اللّهمّ صلّ على محمّدٍ و آلِ محمّدٍ الأوصياء المرضيّين و على جميع أنبيائك و رسلك بأفضل صلواتك و بارك عليهم بأفضل بركاتك و صلّ على أرواحهم و أجسادهم اللّهمّ بارك على محمّدٍ و آل محمّدٍ و بارك لنا في يومنا هذا الّذي فضّلته و كرّمته و شرّفته و عظّمت خطره اللّهمّ بارك لي فيما أنعمت به عليّ حتّى لا أشكر أحداً غيرك و وسّع عليّ في رزقي يا ذا الجلال و الإكرام اللّهمّ ما غاب عنّي فلا يغيبنّ عنّي عونك و حفظك و ما فقدت من شيءٍ فلا تفقدني عونك عليه حتّى لا أتكلّف ما لا أحتاج إليه يا ذا الجلال و الإكرام.**

پس نوروز کی آئمہ معصومین نے تائید کی ہے؟

جی ہاں! تائید کی ہے اور اس کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔

تحویل سال کی مشہور دعا کیا ہے؟ کیا وہ بھی مستند ہے؟

غیر مشہور کتابوں میں آیا ہے کہ تحویل سال کے وقت یہ دعا بہت زیادہ پڑھے: «**يا محوّل الحول و الأحوال حوّل حالنا إلى أحسن الحال**» اور ایک اور روایت میں ہے، **يا مقلّب القلوب و الأبصار يا مدبّر اللّيل و النّهار يا محوّل** «؛ بعض اقوال میں آیا ہے کہ اس دعا کو ۳۶۶ مرتبہ پڑھے۔ اس دعا کے باب میں بعض نے کہا ہے: جب ایسا کرو گے تو تمہارے ۵۰ سال کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور اس روز بہت زیادہ پڑھو: "**يا ذا الجلال و الإكرام**".

جو کچھ آپ نے پڑھا یہ "زاد المعاد" میں مرحوم مجلسی کی عبارت ہے۔ اس روز کے عظیم ہونے میں اتنا ہی کافی ہے کہ دعاؤں کی کتابوں میں اس کا ذکر ہے اور نوروز کی عظمت اور اس کے افتخار میں یہی کافی ہے کہ نوروز کے آداب و اعمال کو مرحوم مجلسی نے اپنے قلم مبارک سے لکھا ہے۔

آیا فقہی اعتبار سے تحویل سال کی دعا کو ثابت کیا جا سکتا ہے؟

فقہ و اصول میں ایک باب ہے جس کا عنوان ہے تسامح در ادلہ سنن فقہاء بہت پہلے سے اس سے سروکار رکھتے رہے ہیں اور ان کی سند بھی مشہور روایات ہیں؛ «**من بلغه عن النّبيّ ص شيءٌ فيه الثّواب ففعل ذلك طلب قول النّبيّ ص كان له ذلك الثّواب و إن كان النّبيّ ص لم يقله**» (۳)

روایات سے مراد یہ ہے کہ روایات میں کچھ آداب اور ہدایات ایسے ہیں کہ جو واجبات میں شمار نہیں ہوتے اگر تم تک کوئی ایسی روایت پہونچے جو کسی سنت کی پابندی کا دستور دے تو اس کو انجام دو چاہے پیغمبر اور اہل بیت علیہم السلام نے نہ کہا ہو۔

اگر کسی فرد سے کہیں کہ فلاں نیک عمل خداوند متعال کے نزدیک فضیلت اور ثواب رکھتا ہے اور وہ بھی اس کو اس فضیلت کے حصول کی خاطر انجام دے تو ذات اقدس الہی وہ ثواب اس کو دے گی چاہے حقیقت میں وہ امر ایسا نہ ہو۔

اس بنا پر اس روایت اور فقہاء کے اقوال کے اعتبار سے جو دعائیں تحویل سال کے وقت پڑھی جاتی ہیں چاہے وہ معتبر سند بھی رکھتی ہوں تب بھی وہ تائید شدہ ہیں۔ خود معصومین علیہم السلام نے بھی فرمایا ہے کہ ان مسائل میں سند کے پیچھے نہ جائیں اور اگر سند ضعیف بھی ہو تب آپ عمل کریں آپ کو ثواب دیا جائے گا۔

کیا قدیم علماء اس نوروز اور اس کے اعمال پر اعتقاد رکھتے تھے؟

مرحوم آقا میرزا ابوالفضل زاہدی قمی حوزویوں اور افاضل کے نزدیک مشہور ہیں اور امام راحل اور دوسرے مراجع بھی ان کو کافی اہمیت دیتے تھے۔ مرحوم آقائے زاہدی پابندی کے ساتھ تحویل سال کے موقعے پر سال کے دنوں کے عدد کے برابر اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔

بعض نے روایت کی ہے کہ دعائے یا مقلب القلوب کے علاوہ اس دعا کو بھی نوروز کے دن سال کے دنوں کے برابر پڑھیں ؛ «**اللّهمّ هذه سنةٌ جديدةٌ و أنت ملكٌ قديمٌ أسألك خيرها و خير ما فيها و أعوذ بك من شرّها و شرّ ما فيها و أستكفي مؤونتها و شغلها يا ذا الجلال و الإكرام**» (۴)

ہم کس طرح سے اپنی عید کو اہل بیت والی عید بنا سکتے ہیں؟

دعائیں جن کو ہم نے ذکر کیا ہے ان کے ذریعے عید نوروز اور خاندان عترت کے درمیان رابطہ برقرار کیا جا سکتا ہے اس طرح عید نوروز مقدس اور مبارک ہو جائے گی جیسا کہ ذکر ہوا ہے: "بارک لنا فی یومنا"؛ ہمارے لیے مبارک بنا دے "الذی فضلتہ"۔ اس دن کو جسے تو نے فضیلت دی ہے "کرمتہ" بزرگی دی ہے "شرفتہ" شرافت دی ہے۔

ہماری سوچ عید نوروز کے بارے میں کیسی ہونی چاہیے؟

نوروز کے سلسلے میں کچھ لوگ افراطی اور کچھ تفریطی ہیں جو دونوں غلط ہیں بعض نوروز کے خلاف ہیں اور بعض اس رسم کو آسمانی ثابت کرنا چاہتے ہیں اور یہ دونوں کجروی کا شکار ہیں۔ لوگوں کے درمیان غلط رسمیں بہت زیادہ ہیں لیکن صحیح اور منطقی رسمیں بھی ہیں ہمیں چاہیے کہ مثبت پہلوؤں کو اجاگر کریں اور ان کی تشویق کریں جب کہ ان کے مقابلے میں منفی پہلوؤں کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کریں۔

انہی دعاؤں سے کہ جنہیں مرحوم مجلسی نے نوروز کے باب میں نقل کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہم اس دن کو احترام کی نگاہ سے دیکھیں لیکن ہمیں یاد رہے کہ ہم مسلمان اور آئمہ ع کے معتقد ہیں۔ پس جس طرح مسائل پر ہماری نگاہ ایمانی ہے اسی طرح نوروز کو بھی ہمیں ایمان کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔

احسن الحال کا کیا مطلب ہے؟

اس دعا میں بہت سارے درس پائے جاتے ہیں۔ تحویل سال کی دعا کے ایک اقتباس میں لکھا ہے: «**يا محوّل الحول و الأحوال حوّل حالنا إلى أحسن الحال**»، «ہم اپنے خدا سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں بہترین حال کی جانب پلٹا دے۔

یہ بہترین حالت کیسی حالت ہے؟

یہی حالت ہے کہ جس کے بارے میں امیر المومنین ع فرماتے ہیں: جس دن بھی آپ گناہ نہ کریں وہ آپ کے لیے عید ہے۔ پس آپ کے تحول احسن الحال وہ حالت ہے کہ جو گناہ نہ کرنے کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے۔

فقہاء کی نظر میں سب سے اچھی حالت کیسی حالت ہے؟

اگر کسی فقیہ سے پوچھیں کہ تحول الحال کیا ہے؟ تو وہ اپنی فقاہت کے تقاضے کے مطابق کہے گا انسان کے لیے سب سے اچھی حالت یہ ہے کہ اس کے تمام افعال شریعت کے دستور کے مطابق ہوں اس لیے کہ فقہ کا مطلب یہ ہے کہ بندے کا ہر فعل و عمل حکم کے تحت ہو۔

فقیہ کہتا ہے: اس دنیا میں جب آپ مکلف ہوتے ہیں تو جو حرکت اور کام بھی آپ کریں، چھوٹا ہو یا بڑا، انفرادی ہو یا اجتماعی ظاہری ہو یا باطنی یہ سب حکم کے تحت ہیں لہذا ایک فقیہ کی نظر میں احسن الحال یعنی انسان اس مرتبے تک پہونچ جائے کہ اس کے تمام اعمال حکم الہی کے مطابق ہوں۔

علمائے کلام احسن الحال کے کیا معنی کرتے ہیں؟

ان افراد کی نظر میں احسن الحال، علم کلام کے مطابق ہے علم کلام مبداء معاد اور صحیح اعتقادات سے متعلق علم ہے۔

لہذا متکلم کی نظر میں احسن الحال یہ ہے کہ ہم اپنے اعتقادات کو کامل کریں اور تقلید کے بغیر ہم نے ان اعتقادات کو سیکھا ہو۔

ایک فلسفی کے نزدیک احسن الحال کا کیا مطلب ہے؟

فلاسفہ اس بارے میں کہیں گے، ہم انسان کو تمام حیوانات، نباتات اور جمادات سے ممتاز سمجھتے ہیں اور تمام موجودات میں انسان کا امتیاز یہ ہے کہ علمی اور عملی طاقت میں وہ سب سے آگے ہو۔

اس فکر کی وجہ یہ ہے کہ یہ انسان کو عملی اور نظری دو طاقتوں میں تمام موجودات سے ممتاز سمجھتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انسان کامل وہ ہے کہ جو حکمت عملی اور نظری میں کمال تک پہونچا ہو۔

اہل معرفت کی نظر میں احسن الحال کیا ہے؟

اگر کسی عارف سے کہیں کہ احسن الحال کا ؛ «**يا محوّل الحول و الأحوال حوّل حالنا إلى أحسن الحال**»، آپ کے نزدیک کیا مطلب ہے؟ وہ کہے گا: احسن الحال کا مطلب خدائی ہونا ہے یعنی انسان کا تمام وجود خدائی ہو اس کا ظاہر و باطن اور اس کا کردار اور اس کی گفتار خدائی ہو۔

حالت کی تبدیلی کے لیے خداوند سے فریاد کیا صرف تحویل سال کی دعاؤں میں ہے؟

نہیں؛ ماہ مبارک رمضان کی دعاؤں میں کہ جو ہر روز پڑھی جاتی ہیں بھی احسن الحال کی تعبیر موجود ہے: «اللھم غیر سوء حالنا بحسن حالک: خدایا ہماری بدحالی کو اپنی اچھی حالت میں بدل دے۔

پہلے تو یہ بات معلوم ہو جائے کہ خدا بھی خوشحال ہو سکتا ہے۔ یہ "ب" اگر قسم کے لیے ہو تو اس کا ایک مطلب ہے اگر سببیت کے لیے ہو تو دوسرا مطلب ہے اور اگر تشبیہ کے لیے ہو تو الگ مطلب ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ "ب" الی کے معنی میں ہو جس کا مطلب یہ ہے کہ تیرے حسن حال کے نزدیک ہو جائیں۔ استاد آیت اللہ حسن زادہ آملی اشارات کی شرح میں، بہجت اور سعادت کے نمط میں جو اشارات شیخ کے غنی اور دل نشین مطلوں میں سے ہے فرماتے تھے: یہ جو "غیر سوء حالنا بحسن حالک" ہے یہ اسی وجہ سے ہے اور ابن سینا وہاں پر کہتے ہیں خداوند تبارک و تعالیٰ "اجل مبتھج" ہے (۵)

آپ نے احسن الحال کو مختلف اصناف کے نقطہ نظر سے بیان کیا حسن اختتام کے طور پر احسن الحال کے بارے میں اپنا نظریہ بھی بتا دیں۔

حضرت حق بہجت، سرور اور خوشحالی میں سب سے بڑھ کر ہے البتہ حق کا حال ہمارے حال سے الگ ہے۔ ہمارے حال کا حساب الگ ہے اور حال حق تعالیٰ کی تفسیر جدا گانہ ہے دعاؤں کے بہت سارے اسرار اور معارف کہ جنکے بارے میں کچھ نہیں کہا گیا ہے اور لازم ہے کہ ان پر توجہ دی جائے۔

حول حالنا عجیب عبارت ہے یہ تحول ہمارے دینی فرہنگ میں بہت اہمیت کا حامل ہے، خلقت کی بنیاد تحرک کے ساتھ ہے اور خلیفۃ اللہ ہونا احسن الحال کی دوسری تعبیر ہے جس کا مطلب تغییر اور تحول ہے۔

دوسرے لفظوں میں احسن الحال کا مطلب ہے کہ انسان اسماء اور صفات میں حضرت حق کا مظہر ہو اگر آئمہ علیہم السلام خدا نمائی کی چوٹی کی بلندی پر ہیں تو ان کے شیعوں کو بھی تا حد ممکن ان کے مشابہ ہونا چاہیے۔

(۱)۔ بحار الانوار (ط۔ بیروت) جلد ۷۱ صفحہ ۱۲۲

(۲)۔ اعلام الوری باعلام الهدی صفحہ ۱۵۹

(۳)۔ المحاسن، جلد ۱ صفحہ ۲۵

(۴)۔ زاد المعاد؛ صفحہ ۳۲۸

(۵)۔ الاشارات والتنبیهات، صفحہ ۱۴۱

قارئین اپنے مراسلے و مضامین "ولایت ٹائمز" کے ای میل editorwilayattimes@gmail.com پر ارسال کریں، مقالہ نگار کی آرا، کیساتھ ادارہ کا متفق ہونا لازمی نہیں

شراب اور منشیات مخالف تحریک کو منطقی انجام تک پہنچانا ہم سب کا دینی فریضہ: مولانا غلام رسول حامی

سرینگر/کاروانِ اسلامی جموں وکشمیر نے جس حساس مسئلے کی اور قوم توجہ مبذول کرائی تھی کہ منشیات، شراب اور نشہ آور چیزوں کا استعمال عروج پکڑتا جا رہا ہے اور اگر اس کا سدِ باب نہیں کیا گیا تو حالات انتہائی سنگین رُخ اختیار کر سکتے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ شراب منشیات مخالف پروگرام کو ہنگامی بنیادوں پر چلایا گیا اگرچہ چند لوگوں نے اس وقت اپنے خدشات ظاہر کئے تھے تاہم **United Nation** کی تازہ سروے رپورٹ نے ہمارے خدشات کو صحیح ثابت کردیا کیوں کہ رپورٹ کے مطابق **70%** آبادی جنکا تعلق **18** سے **35** سال کی عمر کے بیچ میں ہے منشیات کا آزادانہ استعمال ریاست میں کر رہی ہے اس رپورٹ کے مطابق **22%** خواتین بھی مختلف نشہ آور چیزوں کا استعمال کر رہی ہیں۔ اس بات کا خلاصہ کاروانِ اسلامی کے امیر مولانا غلام رسول حامی نے جامع مسجد شریف درگٹیونگ پرنگ کنگن گاندربل میں نماز جمعہ سے قبل ایک بھاری عوامی اجتماع سے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو تحریک منشیات کے خلاف شروع کی گئی ہے اس کو منطقی انجام تک پہنچانا ہمارا مذہبی فریضہ ہے چاہے اس میں کتنی بھی رکاوٹیں آئیں۔ انہوں نے کہا کاروانِ اسلامی جموں وکشمیر کا ہر فرد اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرے گا اور ایک ایسے معاشرے کی داغ بیل ڈال کر اُس معاشرے کو تعمیر کرے گا جو منشیات شراب اور اس جیسی دیگر بیماریوں سے صاف و پاک ہو۔ مولانا حامی نے کہا کہ **Liquor lobby** مسلسل مختلف حربے آزما کر ہمیں اس مشن سے دور کرنا چاہتی ہے مگر ہم صاف کرنا چاہتے ہیں کہ ریاست کی بقا کے لئے ہم کوئی بھی جانی مالی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں مولانا حامی نے مقامی اوقاف کمیٹیوں، سیول سوسائٹی ممبران سے اپیل کی کہ وہ اپنے علاقوں میں از خود اس بات کو یقینی بنائیں کہ منشیات اور شراب کا کاروبار اُن کے علاقوں میں نہ ہو اور جو نوجوان **Drug adict** بنے ہیں انہیں محبت کی کونسلنگ کرکے اس عادت سے دور کریں اور اس سلسلے میں جو ملٹی لیر پروگرام کاروانِ اسلامی جموں وکشمیر نے **Drug Deadiction** کے حوالے سے شروع کیا ہے اُس میں انکا بھرپور تعاون کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے کہ جہاں ہم اقتصادی طور پر مضبوط اور مستحکم بننا چاہتے ہیں وہیں پر ریاست کے مستقبل کو بھی ہمیں بچانا ہوگا۔ انہوں نے خواتین سے کہا کہ وہ کردار فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اسوۂ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو پڑھیں اور اپنی زندگیاں اُسی مشن کے تابع ہو کر چلائیں کیونکہ خواتین کا اسلام کے اندر ایک اہم کردار ہے اور اس کردار کو جموں وکشمیر کی خواتین کو کسی بھی قیمت پہ نبھانا پڑے گا۔

غذائی اجناس اور بجلی فیس میں مجوزہ اضافہ عوام کش اقدامات: میرواعظ

سری نگر/حریت کانفرنس (ع) کے چیرمین میرواعظ مولوی عمر فاروق نے "غذائی قانون اور بجلی فیس میں مجوزہ اضافے کو عوام کش" قرار دیتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ ظلم اور ناانصافیوں پر کشمیری عوام خاموش نہیں رہ سکتے۔ انہوں نے صنعتی سیکٹر کے تئیں حکومتی سطح کی عدم توجہی کو افسوسناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ لاکھوں لوگوں کو روزگار فراہم کرنے والی پشمینہ صنعت زوال پذیر ہے۔ مرکزی جامع مسجد سرینگر میں نماز جمعہ سے قبل ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے میرواعظ مولوی محمد عمر فاروق نے ریاستی حکومت کی جانب سے نیشنل فوڈ سیکورٹی ایکٹ لاگو کرنے کی پالیسی کو عوام کے تئیں شدید ناانصافی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایک ایسی ریاست جہاں کے لوگ سال بھر چاول کھانے کے عادی ہیں اور 400 گرام یومیہ استعمال کے حساب سے فی کس 12 کلو چاول کی ماہانہ ضرورت ہے اور اس طرح 3 افراد پر مشتمل کنبے کو بھی 1000 سے لیکر 1200 روپے تک صرف چاول کے حصول پر اضافی خرچہ برداشت کرنا پڑے گا جو کہ سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کی جانب سے NFSA ایکٹ کے نئے قانون کی رو سے 35 کلو چاول فی کنبہ حاصل کرنے والے لوگوں کو جو اے پی ایل کے زمرے میں آتے ہیں کو 5 کلو فی کس جبکہ بی پی ایل کے زمرے میں شامل لوگوں کو 7 کلو چاول ملے گا اور اس طرح ریاست کی مجموعی 95 فیصد آبادی میں سے

74.13 لاکھ لوگوں کو ترجیحی زمرے میں جبکہ 13.77 لاکھ لوگ AAY جبکہ 4 5 لاکھ لوگ غیر ترجیحی زمرے میں اور 6 لاکھ اس قسم کی مراعات سے بالکل محروم ہو گئے۔ انہوں نے حسب سابقہ لوگوں کو 35 کلو فی راشن کارڈ چاول فراہم کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ NFSA کیخلاف یہاں کے عوام کا احتجاج حق بجانب ہے۔ میرواعظ نے J&K State electricity regulatory commission (JKSERC) کی جانب سے سال 2016 میں بجلی فیس میں 17 فیصد کے مجوزہ اضافے کے منصوبے کو کشمیری عوام کے تئیں ایک اور عوام کش اور ظالمانہ فیصلہ قرار دیا۔

معصومہ آباد کی آپ بیتی پر مشتمل کتاب ''میں زندہ ہوں''، پر امام خامنہ ای کی تقریظ اور کشمیر میں منفرد بک ریڈنگ مقابلہ کا اہتمام

قائد انقلاب اسلامی حضرت آیۃ اللہ امام خامنہ ای فرماتے ہیں کہ "کتاب کا غم و اندوہ اور فخر و مباہات کے ملے جلے احساسات کے ساتھ پُرنم آنکھوں سے مطالعہ کیا اور قدم بقدم ایسے صبر و حوصلہ اور پاکیزگی و خلوص کی داد دیتا رہا۔ بہت اچھے، برے یا خوشی اور غم دونوں سے لبریز واقعات کی اتنی ماہرانہ ترجمانی پر بھی دل سے تعریفیں نکلیں۔ ان راہ خدا کے مجاہدوں اور قید و بند کی صعوبتیں اٹھانے والوں کی یادیں ہمارا وہ عظیم اور قیمتی سرمایہ ہے جن سے نہ صرف تاریخ کو روشنی ملی ہے بلکہ ہمیشہ اور ہر دور کے لئے درس عمل ہے۔ یادوں کے اس خزانہ کی تحریری شکل میں یا کسی اور صنف فن کی وساطت سے دوسروں تک منتقلی ایک عظیم خدمت ہے۔ دیگر بہت سی تحریروں کی طرح زیر نظر کتاب کا بھی دوسری زبانوں میں ترجمہ بہت ضروری ہے۔ میں اس سے منسلک چاروں محترم خواتین خصوصاً راوی اور مصنفہ کی خدمت میں سلام پیش کرتا ہوں"

مطہری "فکری و ثقافتی مرکز کشمیر" کی جانب سے ایک فخریہ پیشکش اور نوجوان نسل میں جذبہ تحقیق پیدا کرنے کی خاطر صدام کے دور میں عراقی جیلوں میں قید و صعوبتیں برداشت کرنے والی زینبی کردار کی حامل اور نسل امام خمینیؒ سے وابستہ ایک خاتون ڈاکٹر کی صبر و استقامت کی داستان پر مبنی کتاب "**میں زندہ ہوں**" کے اردو ترجمہ کا بک ریڈنگ مقابلے کا اہتمام یکم مئی 2016ء کو مرکزی امام بارگاہ یاگی پورہ ماگام کشمیر میں کیا ہے۔ مقابلہ میں وادی بھر کے شیعہ و سنی پیروکاروں کی بھاری شرکت متوقعہ ہے۔ مذکورہ کتاب وادی کے کتب خانوں، لائبریز اور نیوز ایجنسیز کے یہاں دستیاب ہے۔ ادارہ نے پہلی 33 امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے امیدواروں کیلئے منفرد انعامات اور زیارت پر لیجانے کا اعلان کیا ہے۔

کپوارہ کو فوجی چھاونی میں تبدیل کرنے کا انکشاف: انجینئر رشید سراپا احتجاج

سرینگر/کپوارہ کو فوجی چھاونی میں تبدیل کرنے کا انکشاف کرتے ہوئے ممبر اسمبلی لنگیٹ انجینئر رشید نے کہا کہ ٹٹو گراونڈ سے منتقل ہونے والی فوج کے لئے 250 ایکڑ زمین دینے کے لئے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ عوامی اتحاد پارٹی کے سربراہ اور ایم ایل اے لنگیٹ انجینئر رشید نے فوج کی طرف سے ٹٹو گراونڈ اور دیگر جگہوں سے زمین خالی کرنے کے اعلان کو ڈرامہ بازی اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھانکنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ موصولہ بیان میں انجینئر رشید نے کہا کہ ایک طرف ٹٹو گراونڈ اور دیگر جگہوں سے زمین خالی کرنے کا اعلان کرکے یہ باور کرانے کی کوشش کی جا رہی ہے کہ یہاں حالات سازگار ہو رہے ہیں اور دوسری طرف ان جگہوں سے منتقل ہونے والی فوج کو کپوارہ میں سوگام، ہری، ژیرکوٹ اور پنزگام میں ٹھہرانے کے لئے ضلعی انتظامیہ سے 250 ایکڑ زمین فراہم کرنے کا تقاضہ کیا جا رہا ہے۔ انجینئر رشید نے کہا "اگرچہ پوری ریاست فوجی چھاونی کا نظارہ پیش کر رہی ہے لیکن کون نہیں جانتا کہ کپوارہ گزشتہ 25 برسوں کے نامساعد حالات کے باعث سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے اور اس ضلع میں فوجی جماؤ بھی باقی ریاست کے مقابلے کہیں زیادہ ہے"۔ انہوں نے کہا کہ نہ صرف اس ضلع کے خوبصورت صحت افزا مقامات بلکہ بے شمار سرکاری ادارے فوجی تحویل میں ہیں بلکہ اس ضلع کو تعمیر و ترقی کے تمام شعبوں میں نظرانداز کیا جا رہا ہے۔

جے کے بنک کا ادھمپور میں زونل آفس کا افتتاح

سرینگر/ریاست کے حدود اربعہ میں اپنی رسائی اور خدمات کے تناظر میں اپنے توسیعی منصوبے کو مزید مضبوط کرتے ہوئے اس جیسے نئے آفس نہ صرف ہماری تجارت بلکہ جغرافیائی لحاظ سے صارفین کے مزید نزدیک پہنچ کر انہیں خدمات فراہم کرنے میں اہم رول نبھائیں گے۔ جے کے بنک چیرمین وسی ای او مشتاق احمد نے ان خیالات کا اظہار ادھمپور کلما ہاؤسنگ کالونی میں جموں ناتھ ii میں بنک کے زونل آفس کمپلیکس کا افتتاح کے بعد منعقدہ تقریب سے خطاب کے دوران کیا۔ مشتاق احمد نے اس موقعے پر بنک کی تجارت اور بنیادی ڈھانچے سے متعلق ایک مختصر خاکہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری توسیعی پروگرام غیر بنک یافتہ علاقوں اور طبقوں کو مستحکم اور قابل رسائی طریقوں سے مالیاتی دائرے میں لانا ہے تقریب میں ایم ایل اے اور سول و پولیس انتظامیہ اور بنک کے افسران نے شرکت کی۔

استقامتی معیشت، اقدام اور عمل کا سال: مقاومتی معیشت بے روزگاری پر قابو پانے کا ذریعہ

نئے شمسی سال کی مناسبت سے رہبر معظم کا پیغام

تہران/ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ العظمی خامنہ ای نے نئے شمسی سال ۱۳۹۵ کے آغاز کی مناسبت سے ایرانی ہم وطنوں، خاص طور پر شہداء کے اہل خانہ کو عید نوروز اور نئے سال کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے اور شہیدوں اور امام بزرگوار رح کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے نئے سال کو" استقامتی معیشت، اقدام اور عمل" کا نام دیا ہے۔ حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے نئے شمسی سال ۱۳۹۵ کے ابتدائی اور اختتامی ایام حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی ولادت کے ایام کے ہمراہ ہونے کا تذکرہ کرتے ہوئے اس امید کا اظہار کیا کہ یہ سال، ملت ایران کے لئے مبارک سال ہوگا اور ان عظیم خاتون کی رہنمائیوں اور انکی زندگی سے درس حاصل کیا جانا چاہئے اور انکی معنویت سے بہرہ مند ہونا چاہیے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے گذشتہ سال کا جائزہ لیتے ہوئے گذرے ہوئے سال یعنی ۱۳۹۴ شمسی کو دوسرے سالوں کی مانند، تلخیوں اور شیرینیوں، فراز و فرود اور چیلنجز، اور مواقع کا سال قرار دیا اور فرمایا کہ منی کے حادثے کی تلخی سے لے کر ۲۲ بہمن کی ریلی اور ۷ اسفند کے انتخابات اور اسی طرح مشترکہ ایٹمی پلان کا تجربہ اور وہ امیدیں جو روشن ہوئیں اور انکے ساتھ ساتھ جو پریشانیاں تھیں یہ تمام سال ۹۴ شمسی کے واقعات تھے آپ نے نئے سال میں درپیش امیدوں، مواقع اور چیلنجوں کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہنر یہ ہے کہ مواقع سے حقیقی معنی میں استفادہ کیا جانا چاہئے اور چیلنجز کو بھی مواقع میں تبدیل کر دینا چاہئے اس انداز سے کہ جب سال کا اختتام ہو تو ملک میں تبدیلی کو محسوس کیا جائے لیکن امیدوں کے برآنے کے لئے جدوجہد دن رات محنت اور بغیر وقفے کے سعی و کوشش کی جانی چاہیے۔ حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے اپنی گفتگو میں ملت ایران کی مجموعی حرکت کے بارے میں بنیادی اور اصلی نکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملت ایران کو چاہیے کہ وہ دشمن کی سازشوں کے مقابلے میں اپنے آپ کو نقصان پہنچنے کی سطح سے باہر نکالے اور دشمن کی جانب سے نقصان پہنچنے کی شرح صفر کی حد ہو جائے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے اس کام کے لئے سب سے پہلا اور فوری قدم اقتصاد کو قرار دیا اور فرمایا کہ اگر ملت، حکومت اور تمام حکام معیشت کے مسئلے میں صحیح، بجا اور منطقی کام انجام دیں تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ یہ کام اجتماعی مسائل اور مشکلات، اخلاقی اور ثقافتی مسائل سمیت دیگر مسائل میں بھی موثر واقع ہو سکتا آپ نے "ملکی پیداوار"، "روزگار کی فراہمی اور بے روزگاری کے خاتمے"، "اقتصادی رونق اور خوشحالی اور کساد بازاری سے مقابلے" کو بنیادی اقتصادی مسائل قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ موارد عوام کے مبتلا بہ مسائل ہیں اور عوام انکو محسوس کرتے ہیں اور انکا تقاضہ کرتے ہیں اور رپورٹیں اور حکام کی اس سلسلے میں گفتگو بھی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عوام کا تقاضہ بجا اور درست ہے۔ حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے "مزاحمتی معیشت" کو اقتصادی مسائل اور مشکلات کو علاج اور عوام کے مطالبات کا جواب قرار دیا اور فرمایا کہ مزاحمتی معیشت کے ذریعے بے روزگاری اور کساد بازاری کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، مہنگائی کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے، دشمنوں کی دھمکیوں کے مقابلے میں استقامت دکھائی جا سکتی ہے اور ملک کے لئے بہت سارے مواقع فراہم کئے جا سکتے ہیں اور ان سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی نے ان توفیقات کے حصول کی شرط مزاحمتی اقتصاد کی بنیاد پر جدوجہد اور کوشش کو قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ سرکاری اعداد و شمار یہ بتاتے ہیں کہ اس سلسلے میں بہت وسیع پیمانے پر اقدامات کئے گئے ہیں لیکن یہ اقدامات مقدماتی اور مختلف اداروں کی رپورٹوں اور احکامات پر ہی مشتمل ہیں۔ آپ نے مزاحمتی اقتصاد کے سلسلے میں عملی اقدامات انجام دینے کو حکام کا وظیفہ قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ لازم ہے کہ مزاحمتی اقتصاد کے پروگرام پر عملی اقدامات کا سلسلہ جاری رہے اور اسکے زمینی حقائق عوام کے سامنے لائے جائیں۔ رہبر انقلاب اسلامی حضرت آیت اللہ خامنہ ای نے "مقاومتی معیشت، اقدام اور عمل" کو ایک سیدھا اور روشن راستہ قرار دیا کہ جو ملکی ضرورتوں کو پورا کر سکتا ہے اور اس سلسلے میں جدوجہد کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ یہ اقدامات اور ان پر عمل ایک سال کے اندر اندر مشکلات کو حل کر دیں گے لیکن اگر یہ اقدامات اور ان پر عمل صحیح پلاننگ کے ساتھ ہو تو یقیناً سال کے آخر تک اس کے آثار اور اثرات قابل مشاہدہ ہوں گے۔

امریکہ کیوبا پر ناجائز اقتصادی محاصرہ ختم کریں: امریکی تجزیہ نگار نوم چومسکی

واشنگٹن/ نیوز نور/ عالمی شہرت یافتہ امریکی سیاسی تجزیہ نگار و ماہر لسانیات "نوم چومسکی" نے واشنگٹن سے کیوبا کی سرزمین پر گوانتانومو کا فوجی قبضہ اور اقتصادی محاصرہ ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اوبامہ کے نام ایک خط کہ جس پر دیگر نامور شخصیات و تنظیم نے دستخط کئے ہیں میں کیوبا پر امریکی اقتصادی محاصرے کی تنقید کرتے ہوئے کہا کہ اس محاصرے سے کیوبا کی عوام کو 1960 سے 2014 تک 117 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ نوم چومسکی نے لکھا ہے کہ کیوبا پر محاصرے سے نہ صرف اس ملک کو نقصان بلکہ امریکہ کو بھی ہوا ہے۔ امریکی چیمبر آف کامرس جو کیوبا پر سے اقتصادی محاصرہ ختم کرنے کا حامی ہے کے اعداد و شمار کے مطابق کیوبا پر 54 سالوں کی پابندیوں کے سبب خود امریکہ کو سالانہ 3.6 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اس خط میں نوم چومسکی سمیت دیگر دانشوروں نے گذشتہ 113 سالوں سے کیوبا کی سرزمین پر غیر قانونی طور پر فوجی بیس برقرار رکھنے پر واشنگٹن کی تنقید کرتے ہوئے امریکی حکام سے مطالبہ کیا کہ وہ گوانتانامو کو کیوبا کو دوبارہ حوالہ کرنے کیلئے ٹائم ٹیبل مقرر کریں۔ نوم چومسکی کے مطابق کیوبا کے تئیں امریکی خارجہ پالیسی میں تبدیلی لاطینی امریکہ میں گذشتہ سالوں سے رونما ہو رہی تبدیلیوں کا نتیجہ ہے جس کے نتیجے میں واشنگٹن اس خطے میں مزید تنہا پڑ گیا کہ جس سے امریکہ کیوبا کے تئیں اپنے پالیسی تبدیل کرنے پر مجبور ہو گیا۔

بحرین: انسانی حقوق رکن شیر خوار بچے سمیت گرفتار

منامہ/ بحرین کی شاہی حکومت کے سیکورٹی اہلکاروں نے انسانی حقوق کی سرگرم کارکن زینب الخواجہ کو ان کے شیر خوار بچے کے ساتھ ایک بار پھر گرفتار کر لیا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کی رپورٹ کے مطابق زینب الخواجہ کو شیر خوار بچے کے ساتھ پیر کے روز ان کے گھر سے گرفتار کر کے جیل منتقل کر دیا گیا ہے۔ انہیں اس سے پہلے بھی کئی بار گرفتار کیا جا چکا ہے اور بحرین کی نمائشی عدالتوں نے انہیں قید اور جرمانے کی سزائیں بھی سنائی ہیں۔ زینب الخواجہ کو سن دو ہزار چودہ میں جیل کے ایک ممنوعہ علاقے میں داخل ہونے اور سرکاری اہلکار کی توہین کے الزام میں نو ماہ قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ انہیں صرف بحرینی حکومت کی مخالفت کی پاداش میں گرفتار کیا گیا۔

ملک میں امریکہ نہیں رسول اللہ ﷺ کی غلامی سے امن آئے گا: انجمن طلباء پاکستان

اسلام آباد/ انجمن طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی صدر چودھری محمد عاکف طاہر نے کہا کہ مکین گنبد خضری ﷺ سے اپنا تعلق مزید مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ دنیا کی کوئی باطل قوت تمہارے سامنے دم نہیں مار سکتی۔ خوف خدا اور عشق مصطفی ﷺ ایسے ہتھیار ہیں جن کے سامنے دنیا کا ہر ہتھیار ناکام اور بے کار ہے۔ سنی اتحاد کونسل پاکستان کے مرکزی ڈپٹی سیکریٹری اطلاعات ارشد مصطفائی سے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ فروغ عشق مصطفی ﷺ کی تحریک کا پیغام گلی گلی اور قریہ قریہ عام کیا جائے گا۔ ملک میں امریکہ نہیں رسول اللہ کی غلامی سے امن آئے گا۔ پاکستان کی بقاء نظام مصطفی ﷺ سے وابستہ ہے۔ دین بیزار عناصر پاکستان کو لادین ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کو دیس نکالا دینے کی کوششیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے، مسلمان عشق مصطفی ﷺ کو اپنا اسلحہ بنائیں، اہل حق انقلاب نظام مصطفی ﷺ کیلئے متحد ہو جائیں، قید و بند کی صعوبتیں اور جیل کی سلاخیں عشق مصطفی ﷺ کے پیغام رسانوں کے راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں، کیونکہ ہم بازار مصطفی ﷺ میں بک چکے ہیں۔

تندرست ہو کر پاکستان واپس آؤں گا اور اپنی بے گناہی ثابت کروں گا: پرویز مشرف

اسلام آباد/ پاکستان کے سابق صدر پرویز مشرف نے کہا ہے کہ وہ تندرست ہونے کے بعد ایک دن بھی بیرون ملک نہیں گزاریں گے اور وطن واپس آ کر خود کو بے گناہ ثابت کریں گے۔ پرویز مشرف کا کہنا تھا کہ ان کا جینا اور مرنا پاکستان کے ساتھ ہے اور سیاسی قوت بن کر قوم کی رہنمائی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں نقل و حرکت کی اجازت دی گئی ہے اور اب امید ہے کہ مقدمات میں بھی انصاف ملے گا۔

15 Things PM Modi said at the World Sufi Conference

Prime Minister Narendra Modi attended this year's edition of the World Sufi Forum on Thursday (17th March) in New Delhi and proceeded to speak about India and sufism in a very well-written speech which was delivered in trademark Modi-Style.

The speech touched many important points like India's diversity, Islam in India, war on terror, not waging war on Islam, rise and spread of Sufism and as always random anecdotes from people who are left rolling in their graves later.

In fact, such was the impact of his speech that many people were in-fact influenced to imbibe sufism and its tenets into our daily lives.

Read these 15 quotes from his speech:

1. When he spoke about the heart of India and its tolerant nature.

Like our nation, the city's (Delhi's) heart has place for every faith, from those with few followers to those with billion believers.

2. When he told that Sufi's are the hope in these dark times.

At a time when the dark shadow of violence is becoming longer, you are the noor or the light of hope. When young laughter is silenced by guns on the streets, you are the voice that heals.

3. When he praised the unity shown by Sufis.

In a world that struggles to assemble for peace and justice, this is an assembly of those whose life itself is a message of peace, tolerance and love.

4. When he praised the diversity of Islamic civilisation.

You represent the rich diversity of the Islamic civilization that stands on the solid bedrock of a great religion.

5. When he quoted Khwaja Moinuddin Chisti (R).

In the words of Khwaja Moinuddin Chishti, of all the worships, the worship that pleases the Almighty God the most is the grant of relief to the humble and the oppressed.

6. And showed off his deep understanding of Islam

When we recall the ninety-nine names of Allah, none of them stand for violence. He is both Rahman and Rahim.

7. When he reiterated his faith in Islam's conviction against terror

The ideals of Islam have always rejected the forces of terrorism and extremism.

8. When he stressed that how important secularism is to India (we are sure no one taking it out of the preamble now!)

All our people – Hindus, Muslims, Sikhs, Christians, Jains, Buddhists, the micro-minority of Parsis, believers, non-believers, are all an integral part of India.

9. When he talked about the impact of terror on World Economy

Every year, we spend a 100 billion dollars in securing the world from terrorism. This is money that should be spent improving the lives of the poor.

10. And he said that terror is not religion, but anti-religion

Those who spread terror in the name of religion are anti-religious.

11. He continued talking sense about War on terror

The fight against terrorism is not a confrontation against any religion. It cannot be.

12. Again praising Diversity; raising a toast to it!

Diversity is a basic reality of Nature and source of richness of a society; and, it should not be a cause of discord.

13. Stressing on being human more than being hindu or being muslim!

The global community must be more vigilant than ever before to encounter the forces of darkness with the light of human values.

14. I knew he be my homie when he quoted Rumi!

Sufi poet Jalaluddin Rumi's words, "Contain all human faces in your own, without any judgment of them."

15. He talked about and aknowledged the nationalistic pride of Muslims!

It is this spirit of Sufism, the love for their country and the pride in their nation that define the Muslims in India.

The conference was attended by scholars,intellectuals and educationists from 42 countries across the globe and the speakers stressed upon unity and fight against terrorism.

RSS is behind Sufi Conference
Maulana Tauqeer Raza Khan

New Delhi/Bareilly:RSS is instrumental behind this Sufi Conference and dividing Muslims on sectarian line is the main agenda of this conference said Maulana Tauqeer Raza Khan

While talking with the MuslimMirror.com, President Itehad-e-Millat Council and Grandson of Ala Hazrat Ahmed Raza Khan,Maulana Tauqeer Raza said that the agenda to divide Muslims on sectarian line had been uttered by Subramanian Swamy and this Sufi Conference is the part of same agenda.

Expressing his deep anger over the ongoing Sufi Conference, Maulana Tauqeer Raza Khan said that 'hate politics and creating division among Muslims is the main motive of this conference organizers of the conference have mortgaged their conscience to RSS office and the Muslims of entire country will never tolerate it'.Nothing could be kept in secret in this era and you can't fool anyone, everyone knows the game being played behind this conference, dividing Muslims on sectarian line has been major agenda of RSS and some people are being used for this purpose.

'The history is witness of the fact that a Sufi never went to the doors of rich, its first time that in name of Sufism privileges are being availed form Prime Minister and the RSS. The Prime Minister is accused of killing over

Sweet lectures can`t cover up bias against minorities:Hurriyat (G)

Srinagar:Commenting over the speech of Indian prime minister Mr. Narandra Modi in a conference organized by the "World Sufi Form" at New Delhi, All Parties Hurriyat Conference led by Syed Ali Shah Geelani said that Islam is absolutely a religion of peace, love, affection and brotherhood but what had happened with the innocent people of Gujarat, Muzaffarnagar and other cities in India and what is happening in Jammu & Kashmir with the unarmed civilians of this unfortunate land is not permitted either by Islam or any other religion of the world and nor can the sweet lectures cover-up the atrocities and cruelties meted out with the minorities and lower caste people living in India. Hurriyat Conference (G) said that fearing Almighty Allah, worshiping him by heart and doing extremely good deeds is although named by some people as "Tassawuf" (Mysticism) however dividing Islam in groups like 'Sofi Islam', 'Wahabi Islam', 'Deobondy Islam' and 'Baralvi Islam" is a deep-rooted conspiracy of the imperialistic powers of the world which is aimed to implement the Divide and Rule policy on Muslims.

Women and Her Right to work with Dignity

Islamic and Legal perspective

SYED WAJID RIZVI

Introduction:

Contemporary age may be compared to a horse race where every individual is racing and competing with ever other individual to win this race .But towards the end the reward for the race seems to be not satisfying .in such a pitiful scenario women it is rather two directional .in one direction they race to settle down their house hold chores, children and family and on the other hand they race in open to meet the challenges of work place and to protect their dignity.

At this juncture question arise .Are not women facing hardships and difficulties in participating in two races ?is there not need of changing our age old perceptions and breaking the man made shackles ? is this not the time to think that women constitute important and sizable component of the society and the society cannot realize or get the worth of its full potential unless women fully participate in all spheres of activity aimed at socio economic development .This is not possible unless women is not given equality of status in true sense .Even though religious commands and written laws secure her dignity but still she is the only surviving community that is continuously exposed to injustice and unwritten differentiation

This Gender based discrimination represents the ugly face of the society .Really it is travesty of all the cannon of social justice and equally that women who constitute half of the world's population and .... Work 2/3rd of world's working hours should earn just 1 /10th of available resources in terms of money and material and also remain the victim of inequality and injustices .Most of the working women do not get cordial atmosphere at work places .Working women engaged in low paid and low skilled jobs face difficult work conditions, receive less remuneration, face exploitation both physical and sexual. This all is against the dignity guaranteed to women, violating thus their basic Rights

In this paper attempt is made to address to such crucial situations ; for this purpose the role of religion and law both at national and international level will be analyzed .it is augured that both law and religion provides dignified status to the women be it in the family or at work place .But in spite of all this women are facing numberless challenges at work places due to cultural and interpretational problems

Islamic prespective:

Islam no doubt gives central focus on familial institution and it also allows women to participate in out side work place while following certain etiquettes .Familial institution occupy a prominent position in Islam because the family is concerned as Fundamental unit of Islamic civilization

As far as Islamic stance on public participation of working of women is concerned ,it is very concrete and clear .Legally in Islam ,the financial responsibility of a family is assigned to man ,since men are physically stronger than women ,and they can also protect the chastity of women .Although in Islam men are given financial responsibility ,but at the same time women are not prevented from participating in shouldering the financial responsibility of family with men .But on a condition of following Islamic etiquette of dress and social interaction women are allowed to participate in public sphere .Not only this islam also offers women legal rights for their own earnings and for their own property .she has all rights to spend her own earnings and property.The Quran says

" To men is allotted what they earn and to women what they earn;(AL Quran 4 :32)

In order to protect the dignity and chastity of women Quran has moral and sexual lapses and protect their chastity."Say to the believing men that they should lower their gaze and guard their modesty ,and to believing women that they should lower their gaze and guard their modesty;(Al Quran 24 :30 -31)

There are number of instances during the period of Prophet Muhammad (saww) and the Khulafa –e –Rashdin {R.A} which demonstrate the fact that even the blesses wives of Prophet (saww] and other blessed women companions participated in some public affairs .To quote few instances .

- Shifa binti Abdullah was appointed as an inspector judge (muhtassibah)in the market of Madina.she was even encouraged by the Hazrat Umar (R.A) to council him as she was recognized as women of high learning and understanding
- Umm Ammarah (R.A) participated in the battle of uhad ,Hunayan and yamamah.

Many such examples can be cited to show the participation of women during this period in social economic and political spheres . however these women never undermined familial relationships and responsibilities nor over looked them

International position:

International legal system guarantees and recognises life to a women in number of conventions Declarations and covenants .The meaning of dignified life in CEDAW conventions 1997 is that "There should not be any kind of discrimination to women i.e there shall not be distinguishablity ,exclusion and restriction on the basis of sex having effect of impairing of nullifying the recognition ,enjoyment of exercise by women ,irrespective of their marital status on the basis of equality of men and women of human and fundamental freedoms in the political economic ,social ,cultural ,civil or any other field .

sexual harassment at work places is the violation of women's rights to work with dignity and also the infrigment of CEDAW provisions .

UNO: Universal Declaration of human Rights 1948 provided to every person right to life ,liberty and security .Act 23 (1)guarantees to every person right to work, to free choice of employment and to just and favorable conditions of work including free and fair atmosphere at work place.

Act 23 (2)guarantees equal remuneration to men and women to ensure existence worthy of human dignity.ICCPR prohibits forced and compulsory labour .ICESCR also recognize equal rights of men and women to the enjoyment of all economic, social and cultural rights .Economic rights of the women also covers right to work with dignity .it also guarantees fair and equal wages and decent living .

National Efforts for protection of working women:

Indian constitution: preamble of constitution provides social economic justice to all the citizen of India .it guarantees dignity of individual and equality of status and opportunity to Indian citizen .Again it declares that a citizen {men and women both }has the right to work with dignity.

Part 111 of constitution gives political and civil rights to Indian citizens and persons on the ground of equality under Art 14 of the constitution .Art 15 [3} provides nothing in this art shall prevent state from making any special provision for women and children .it is a type of special protection to women to protect her dignity I.e. provide dignified life to working women to exclude them from certain dangerous occupations .Art 16 provides for equal opportunity in matter of public employment

Art 23 prohibits traffic in human beings and baggers {corvee}and other forms of forced labour .This article is equally applicable to working women

Directive principles of state policy are the unique constitutional remedies to protect the women workers Art 39 [a] ,39 {d},39 [e],42,43and 51 {A] are the milestones to safe guard the women workers dignified life

Art 39 {a] provides that state shall ,in particular ,direct its policy towards securing that citizens {men and women equally], have the right to an adequate means of live hood .39{e] protects for equal pay for equal work to men and women Art 39 {e] protects health of women workers Art 42 facilitates working women maternity benefit and securing just and humane conditions for work Art 43 provides for suitable wages for all workers including women worker .Fundamental duties under Art 51 [A] [e] impose a duty on every citizen that every citizen will renounce practice derogatory to the dignity

Of women .it means that if work conditions are against the dignity of women workers ,steps should be taken to oppose and renounce such derogatory practices to maintain the dignity of working women

In addition to these safe guard there are other statutory safe guard and protections available to working women in order to secure her life and dignity

Judicial Efforts to secure dignified life to working women: judicial efforts have strengthened the human right of women workers and secure their dignified life

In C.B Muthama v/s U.O.I:

In order to protect the dignity of the women and equal oportunity to women the supreme court declared Rule 18 {4} of Indian Foreign service [Recruitment ,security and promotion] 1961 violative of Art 14 as it required prior government permissions for marriage for the unmarried female employees and denied employment to married women

AIR India vs Nargish Mirza :

Rule holding pregnancy as disqualification for continuing in service was held violative of Art 14 and 16

Bodhisathwa Gautam v/s subha chakrborthy :

Apex court held that rape is not only an offence under criminal law but also a violation of fundamental right to life and liberty under Art 21 This is against dignity and privacy of the women

The land mark judgment of the Apex court to curb the sexual harassment of women at work place is :

Vishakha vs State of Rajasthan :

The court defined sexual harassment in this case sexual harassement ,includes both unwelcome sexually determined behaviour {whether directly or by implication} as "physical contact and advances , a demand or request for sexual favours , sexually coloured remarks ,showing pornography and other unwelcome physical or verbal or non verbal conduct of sexual nature .The court stated that "it shall be the duty of the employer or other responsible person in a work place or other institution to prevent or deter the commission of act of sexual harassement and to provide procedures for resolution , settlement or prosecution of acts of sexul harassment by taking all required steps .The court also directed for this purpose that there should be complaint committee headed by a women

The above approach of the supreme court is very fruitful form the purpose of social and gender justice and in the field of protection of dignity of women at work places

Law declared by the supreme court in vishaka case was again followed in Apparel Export council v/s A.k chopra

In this case court held that sexual harassment at work places of female employees covers any action or gesture which directly or by implications or has tendency to outrange the modesty of female employee .Such type of acts by employer superior officer etc violate Fundamental Right to Gender equality and right to life and liberty .it is incompatible with dignity and honour of women and there can be no compromise with such violations .Breach of dignity and honour of working women violates international conventions , covenants , declarations and rights .Therefore , it is duty of state to protect dignity and this basic human right of working women

Conclusion:

All said and done one feels that bulk of gender law exists to safe guard the weaker sex ,but the actual area of concern is the distance between law in books and law in action ,which owes its existence to ignorance of women ,particularly working women and indifference of authorities responsible for carrying out the purpose of gender legislation and lack of social and political determination to end gender disparity and that is the real challenge before all concerned.

(Author hails from Magam Kashmir is a LAW student)

Srinagar
Weekly
WILAYAT TIMES

چہ ملائی، چہ درویشی، چہ سلطانی، چہ دربانی
فروغ کارمی جوید بہ سالوسی و زراقی

ملا اور درویش، سلطان اور درباری بھی اپنے اپنے
کاروبار کو فروغ دینے میں مصروف ہیں اور اس مقصد
کیلئے وہ فریب اور منافقت سے کام لے رہے ہیں۔

Let it be priest,or beggar poor,King,or the slave that keeps his door,All seek success of merchandise amid hypocrisy and lies.

www.wilayattimes.com

Vol:02 | Issue:29 | Pages:08 | 21st March to 27th March 2016 | Rs.5/-

Terrorism on the name of faith is act of high treason:Sheikh Tahir ul Qadri

ISIS,Al Qaeda,Taliban are enemies of Islam,pitches for Indo-Pak,Addressed Grand Sufi Conference at Delhi

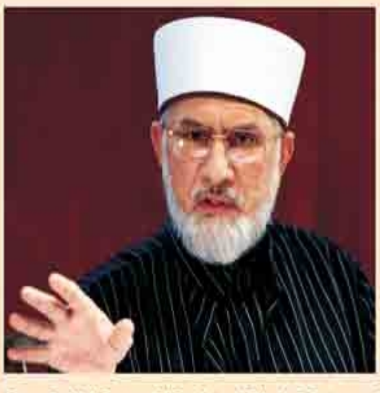

New Delhi: Powerful Pakistani Cleric & Patron of Tehreek Minhaj-ul-Quran Sheikh Dr.Muhammad Tahir-ul-Qadri has said that use of religion to drive terrorism should be considered an act of "high treason", and India and Pakistan must act tough to check radicalisation and spread of extremism.

While speaking over Grand Sufi Conference at Ramlila Ground Sheikh Dr.Tahir-ul-Qadri said India and Pakistan should introduce counter-radicalisation curriculum in schools, colleges, universities, madrasas and religious institutions to shield youths from being brainwashed into taking up arms and doing evil things in the name of religion.Over 8000 Muslim cleric and sufi leaders came together in a tens of thousands congregation to attend the conference.

Sheikh Qadri said that "Wherever terrorism is promoted in the name of faith and religion should be considered an act of high treason".Terror outfits exploiting religion to spread terrorism must be dealt with very strongly and that they should not be forgiven at all.

He said that "This is a criminal act. If ISIS,Al Qaeda,Taliban,Lashkar & others or if there is any Hindu outfit using religion in order to perform terrorism, then very strong action should be taken," the 65-year-old cleric, who has a strong support base in Pakistan,

Identifying terrorism as the biggest threat facing India and Pakistan, he said the time has come to effectively deal with terrorists as well as those who spread mischief and violence in the name of religion."Wherever terrorism exists, wherever are the roots, whatever are the groups, everybody knows about it. Both India and Pakistan should take common action. Unless terrorism is uprooted, the region will be deprived of development," Qadri told here

Strongly pitching for a dialogue between India and Pakistan, Qadri said both the countries must decide whether they want to continue nearly seven decades of hostility or would prefer a path of peace, economic growth and development.

"This is not the way to live. Both countries should realise that about 70 years have passed. They should decide whether to live like enemies forever or they will become friendly neighbours. If they decide this basic point, then only a new chapter of good relations can start," he said.

Wikileaks leaked Emails of Hillary Clinton.

A Sunni-Shiite War Would be Good for Israel and the West

The intelligence service of Israel considers a potential Sunni-Shiite war in Syria a favorable development for the country and the West, according to an email archive of former US Secretary of State Hillary Clinton, released by WikiLeaks.

The author of the email, forwarded by Clinton in July 2012, argued that Israel is convinced Iran would lose "its only ally" in the Middle East, if the regime of Syrian President Bashar Assad collapses."The fall of the House of Assad could well ignite a sectarian war between the Shiites and the majority Sunnis of the region drawing in Iran, which, in the view of Israeli commanders would not be a bad thing for Israel and its Western allies," an email stated.

In addition, the author underscored that a potential Sunni-Shiite war would delay the Iranian nuclear program."In the opinion of this [Israeli intelligence] individual, such a scenario would distract and might obstruct Iran from its nuclear activities for a good deal of time," the email said.The Israeli intelligence also considered the possible Sunni-Shiite war as a factor that could contribute to the collapse of the government in Iran."In addition, certain senior Israeli intelligence analysts believe that this turn of events may even prove to be a factor in the eventual fall of the current government of Iran," the email said.In March, WikiLeaks created a searchable archive for emails sent to and from Clinton's private email server, while she served as the secretary of state from 2009 to 2013.

The original source of this article is Sputnik News

BOOKING STARTED

Al Hadi tour & travel agency Budgam organized a special tour on the Barsi of Imam Khomeni (as) for Iran.The tour consist of Ziyarat cum visit to Ishfan, Shiraz, Hamadan,Qum, Tehran, Mashad, Mehran and all other cities.

Dial for confirmation of rates & other details

Syed Mohammad Hadi
9797006273
9858148001.

Visit & Follow: ولایت ٹائمز web:www.wilayattimes.com

Printer,Publisher,Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Assistant Editor:Mohamammad Afzal Bhat;
R.N.I.No:JKBIL/2015/63427;Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar Kashmir (J&K);Printed at:Kashmir Images,Printing & Publishing House Sgr;
Contact:+91-9419001884;+91-8494001884;**A/C No:JKBANK Amira Kadal:0002010100008166;**Email:editorwilayattimes@gmail.com